پروگرام: خواتینِ روس بنیادی طور پر سابقہ کمیونسٹوں کی طرف سے تشکیل کردہ بائیں بازو کا گروپ ہے۔ یہ اصلاحات میں میانہ روی اور روسی سیاست میں خواتین کے زیادہ فعال کردار کا حامی ہے۔

ماسکو اور صوبوں کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج

روس کے حالیہ پارلیمانی انتخابات کے نتائج سے روسی معاشرے میں اختلافات کی خلیج کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ ایک طرف ماسکو کی جمہوری اور اقتصادی اصلاحات کے فوائد سمیٹنے والی پُرجوش آبادی ہے، تو دوسری طرف دور دراز صوبوں اور علاقائی وحدتوں کے ایسے شہری ہیں جن تک اصلاحات کے فوائد تو نہیں پہنچ سکے ہیں، البتہ وہ ان اصلاحات سے وابستہ افراطِ زر اور کساد بازاری سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ انتخابی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماسکو اور رشین فیڈریشن کی علاقائی وحدتیں اصلاحات کے مسئلہ پر منقسم ہیں۔

انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی کی واضح برتری سے مجموعی طور پر عوام کی وزیر اعظم چرنومیر دین کی حکومت سے مایوسی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن پورے ملک میں ڈالے گئے ووٹ ایک پیچیدہ انتخابی رجحان کی نشاندہی کرتے ہیں جس کا تعلق علاقائی امور سے متعلق مختلف نقطۂ نظر، مخصوص جغرافیائی صورتحال اور سب سے بڑھ کر اصلاحات اور ان کے اثرات پر مختلف طرزِ عمل سے ہے۔

صدر یلسن نے انتخابات کے دوران کہا تھا کہ [state duma ایوانِ زیریں] کے لیے انتخابات کے نتائج خواہ کچھ بھی ہوں وہ اصلاحات کا پروگرام جاری رکھیں گے۔ لیکن اب ان کے مشیروں اور معاونین نے کہا ہے کہ صدارتی ٹیم کو اپنے پروگرام کا طریقہ کار بدلنا ہوگا اور محروم صوبوں کو مراعات دینی ہوں گی۔

حکومتی پارٹی "ہمارا گھر روس ہے" کے ایک رُکن الیگزینڈر شوخین کے مطابق "روسی معاشرے اور خاص کر صوبوں اور علاقائی وحدتوں میں رہائش پذیر روسی شہریوں کے بائیں بازو کی طرف میلانات بڑھتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ حکومت کو اپنی سماجی پالیسی کی سمت درست کرنا ہوگی۔"

شوخن کی تنبیہ کیمروفو جیسے قصبوں میں زیادہ درست ثابت ہوئی۔ کیمروفو وسطی سائبیریا کا ایک پسماندہ قصبہ ہے۔ یہاں کمیونسٹوں کو ۵۳ فی صد ووٹ حاصل ہوئے ہیں۔ تاہم ماسکو میں گیدار زیوگانوف کی فاتح پارٹی ۱۵ فیصد ووٹ بھی نہ لے سکی۔ جس کی وجہ سے وہ دارالحکومت میں تیسرے نمبر پر چلی گئی، جہاں دولت مند اور مغرب نواز رائے دہندگان نے اصلاحات کی حامی پارٹیوں کے حق میں فیصلہ دیا۔

چرنومیردین کی "ہمارا گھر روس ہے" نے ماسکو میں تقریباً ۲۰ فیصد ووٹ لیے، جبکہ ماہرِ اقتصادیات گریگوری یا فلنسکی کے اصلاحات کے حامی یابلوکو محاذ نے ۱۵ فیصد ووٹ حاصل کیے۔

سابق وزیراعظم یے گور گیدر کی جماعت "روس کی جمہوری پسند" نے بھی ماسکو میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۱۱ء۴ فیصد ووٹ حاصل کیے۔ اگرچہ یہ متناسب نمائندگی والے حلقہ ہائے انتخاب میں سیٹوں کے حصول کے لیے درکار مجموعی طور پر پانچ فیصد ووٹوں کے حصول کا ہدف پورا نہیں کرسکی ہے۔

گیدر کے برعکس قوم پرست رہنما ولادیمیر زرنوفسکی کی "آزاد جمہوری پارٹی" کو ماسکو میں صرف ۵ء۲ فیصد ووٹ ملے۔ تاہم مشرقِ بعید میں شاندار کارکردگی کی وجہ سے اِس پارٹی نے قومی سطح پر ۱۱ فیصد ووٹ حاصل کرکے مجموعی طور پر دوسری پوزیشن حاصل کی۔

یہ انتخابی نتائج روس کے مختلف علاقوں میں اصلاحات کے اثرات کے آئینہ دار ہیں۔ ماسکو اور ایک حد تک سینٹ پیٹرزبرگ اور ترنی نونگوروڈ جیسے مغربی شہروں میں اصلاحات کو قبول کرلیا گیا ہے۔ کیونکہ یہاں زیادہ سرمایہ کاری، خوشحال نجی شعبہ، اچھی آمدنی اور نسبتاً کم بیروزگاری اصلاحات کے منفی پہلوؤں پر حاوی ہیں۔

مختصراً یہ کہ اصلاحات سے پیداشدہ دولت بڑے شہروں تک سمٹ گئی ہے۔ جس نے ایک ایسے متوسط طبقے کو جنم دیا ہے جو انتہا پسند پارٹیوں کو ووٹ دینے پر تیار نہیں ہے۔ دوسری جانب جنوب کے زرعی علاقوں کی آبادی حکومتی مراعات میں کٹوتی کی زد میں آکر کمیونسٹ پسند بن گئی ہے۔ بالکل اسی طرح وسطی سائبیریا میں تیل، گیس اور دوسری صنعتوں سے وابستہ افراد کمیونسٹ نواز میلانات کا شکار ہوگئے ہیں۔ کیونکہ یہاں بھی حکومت غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کے نام پر وقتاً فوقتاً معاوضوں میں کٹوتی کرتی رہتی ہے۔